بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل
قادیان

(۲۶)

ایڈیٹر غلام نبی — یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۰ | ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش | ۱۵ ماہ شعبان ۱۳۶۱ھ | ۲۸ ماہ اگست ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۰۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۵½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک کمر درد کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار کی تکلیف ہے۔ درجہ حرارت ۱۰۳ ہے۔ خون کے امتحان سے ملیریا کے جرم معلوم ہوئے ہیں۔ سر درد اور شدید نزلہ بھی ہے حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب ڈاکٹر غلام غوث صاحب کی لڑکی سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی الطاف حسین صاحب کلرک نظارت ضیافت ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج صبح فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب بلندی مدارج کے لئے دعا کریں۔

خطبہ جمعہ

مذہب ہر ایک سے قربانی چاہتا ہے
خواہ
کوئی بڑا ہو، یا چھوٹا، غریب ہو، یا امیر

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۱ اگست ۱۹۴۲ء بمقام پالم پور

مرتبہ: مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز

تشہد و تعوذ و سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے خطبہ میں فرمایا:-

پہاڑ

بھی انسانی زندگی کے لئے ایک سبق رکھتے ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ ہمارا ارادہ گزشتہ جمعرات کو قادیان واپس جانے کا تھا لیکن راستہ پر پہاڑوں کے گر جانے کی وجہ سے ہم نہیں جا سکے۔ اور زیادہ ٹھہرنا پڑا ہے یہ چیز ہمارے لئے یہ سبق رکھتی ہے۔ کہ پہاڑ بے شک آرام کی جگہ ہیں۔ اور ٹھنڈ کی جگہ ہیں انسان کو ان کے نظاروں سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور سیر سے صحت حاصل کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک خطرہ بھی لگا ہوا ہے کہ انسان جب پہاڑوں پر جاتا ہے۔ اور وہاں آرام پاتا ہے ٹھنڈک حاصل کرتا ہے اور صحت وغیرہ حاصل کر کے واپس جانے لگتا ہے۔ تو کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ اس آرام کے پانے کے بعد وہ اپنے وطن جانے سے روک دیا جاتا ہے۔ اور وہی پہاڑ جو اس کے لئے نعمت تھے۔ اور آرام کا موجب تھے۔ اس کے پیارے وطن کی طرف واپس جانے میں روک بن جاتے ہیں۔ اور وہ اپنی مرضی سے واپس نہیں جا سکتا۔

یہی حال انسان کا ہے۔ کہ کبھی اسے اس کی خواہش کے مطابق دولت مل جاتی ہے۔ یا ترقیات مل جاتی ہیں۔ یا حکومت مل جاتی ہے یا علم مل جاتا ہے۔ یا رعب حاصل ہو جاتا ہے۔ یا اور کسی رنگ میں خدا کا فضل نازل ہوتا ہے تو وہی چیز ایک جانب فضل کا موجب ہوتی ہے دوسری طرف وہ اس نعمت کے حصول سے جو خدا تعالےٰ کا قرب ہے روک بن جاتی ہے کیونکہ

انسان کا اصل وطن

تو خدا تعالےٰ ہے۔ جب وہ اس کی طرف جانا چاہتا ہے۔ تو یہ چیزیں اس کے رستے میں روک بن جاتی ہیں۔ اور یہ چیزیں بسا اوقات اس کے لئے نہایت رنج و عذاب کا موجب ہو جاتی ہے بلکہ اس پر ایسی حالت آتی ہے کہ اگر اسے پہلے علم ہو جاتا۔ کہ یہ میرے لئے

عذاب کا موجب

ہوگی۔ تو وہ اس کے حصول کی خواہش ہی نہ کرتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص آیا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں غریب ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں۔ ادھر میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا ہوں۔ کہ وہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں۔ چندے دیتے ہیں۔ تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ کہ میں اپنی غربت کی وجہ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ دعا کریں کہ ہماری تکلیف دور ہو جائے۔ اور ہم بھی اپنے بیوی بچوں کو کھلا سکیں۔ اور دین کی خدمت کر سکیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالےٰ اسے کشائش دے کچھ دنوں کے بعد اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان کئے کہ اسے مال ملا۔ اور اس میں برکت پڑنی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کے پاس اس قدر دولت ہو گئی اس قدر مویشی ہو گئے۔ کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہو گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا افسر اسکے پاس گیا۔ اور زکوٰۃ مانگی۔ لیکن وہی شخص جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس لئے دعا کرائی تھی۔ کہ اگر اس کی حالت اچھی ہو جائے۔ تو خدا کے رستہ میں قربانیاں کرونگا چندے دونگا جب خدا تعالےٰ نے اسکی حالت درست کر دی تو اس نے اس افسر کو جواب دیا کہ زکوٰۃ لینے آ جاتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے۔ کہ انسان پر اور ذمہ واریاں بھی ہوتی ہیں۔ اسے اپنے بیوی بچوں پر بھی خرچ کرنا ہوتا ہے۔ اور اخراجات بھی ہوتے ہیں۔ بس اسی سے کام ہے۔ کہ زکوٰتیں دو۔ اس افسر نے یہ جواب سُنا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آ کر اس کا جواب عرض کر دیا۔ کوئی اور شخص ہوتا جس کے پاس پہلے ہی اعلیٰ مال وغیرہ ہوتا۔ اور وہ اس قسم کا جواب دیتا تو شاید رسول کریم صلعم اسے کچھ اور سزا دیتے۔ مثلاً مقاطعہ کرتے یا اسلام سے خارج قرار دیتے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ نے کیا لیکن چونکہ اس شخص نے دعا کے ذریعہ یہ دولت حاصل کی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے مقاطعہ وغیرہ کی سزا نہ دی۔ بلکہ یہ سزا دی کہ آئندہ اس سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس آدمی کے دل میں دعا کرتے وقت ایمان تھا۔ اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ تھا جن کے دل میں دعا کراتے وقت بھی نیک خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اسوقت بھی

خدا سے ٹھگی

کر رہے ہوتے ہیں۔ اس ایمان کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر اس کے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور وہ زکوٰۃ لایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو کہنا تھا وہ کہدیا۔ اب تمہاری زکوٰۃ قبول نہ کی جائیگی۔ وہ شخص اپنا مال لیکر واپس چلا گیا۔ پھر دوسرے سال لایا اسوقت بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا۔ چنانچہ ہر سال وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زکوٰۃ لاتا۔ مگر اسے واپس کر دیا جاتا۔ ادھر اس کے مال کے اندر اسقدر برکت ہوتی چلی گئی۔ کہ روایت ہے۔ کہ وہ یہاں تک مال لاتا۔ کہ صرف زکوٰۃ کے جانوروں سے میدان بھر جاتا حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ گزر گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا۔ پھر وہ شخص زکوٰۃ لایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کی زکوٰۃ محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں کی۔ میں اس کی زکوٰۃ کیونکر قبول کر سکتا ہوں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وہ شخص روتا ہوا چلا گیا۔ پھر اگلے سال آیا چنانچہ ہر سال وہ آتا اور روتا ہوا چلا جاتا اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس کی

نیت ٹھیک تھی

مگر ایمان اس قدر مضبوط نہ تھا۔ کہ اس افسر کے مطالبہ کے وقت وہ ذاتی کمزوری کا مقابلہ کرسکتا۔

یہی حال بعض انسانوں کا ہے۔ کہ پہلے وہ خواہش کرتے ہیں۔ کہ انہیں خدا تعالےٰ کے فضلوں کے پہاڑ پر جو نہایت ہرا ہو وہ ان بس جائے اور ٹھنڈ حاصل کرے۔ اور آرام پائے۔ وہاں کے ٹھنڈے پانی پئے۔ اور سبزہ زاروں سے آنکھوں کو طراوت پہونچائے لیکن جب وہ اس کی خواہش کر رہا ہوتا ہے تو اس کے اندر کوئی کمزوری بھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے

خدا تعالےٰ کی ناراضگی کی چٹانیں

وطن کی واپسی کے راستہ پر گرجاتی ہیں۔ اور اسے بند کردیتی ہیں۔ یعنی خدا تعالےٰ کی ملاقات کا راستہ اور خدا تعالےٰ کے قُرب کا مقام ہی مومن کا اصل وطن ہے بند ہو جاتا ہے۔ اور انسان دنیوی آرام کا عارضی مقام تو پالیتا ہے۔ لیکن اصل وطن یعنی قُرب الٰہی کی طرف لوٹنے کا کوئی سامان اس کے پاس نہیں رہتا۔ اس

خرابی کی بڑی وجہ

یہ ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بندوں کو جو نعمتیں ملتی ہیں۔ خواہ بڑی ہوں یا چھوٹی انسان اکثر ان کے بارہ میں غور کرتے ہوئے اپنے سے اوپر کے درجہ والوں کی طرف دیکھتا ہے نیچے والوں کو نہیں دیکھتا۔ مثلاً اگر ایک شخص کے پاس ایک وقت کی روٹی موجود ہے۔ تو وہ بجائے اس کے کہ نیچے کی طرف دیکھے یعنی اس شخص کو جس کے ہاں فاقہ ہے۔ اور اس کے دل میں شکر پیدا ہو۔ وہ اوپر والے کی طرف نگاہ کرتا ہے۔ جس کے پاس دو وقت کی روٹی ہوتی ہے۔ اور کہتا ہے کہ دو وقت کی روٹی والا مجھ سے اچھا ہے۔ اس پر فرض ہے کہ خدا کے احکام کی فرمانبرداری کرے اور قربانی کرے اسی طرح دو وقت کی روٹی والا بجائے ایک وقت کی روٹی والے کو دیکھنے کے اور شکر کرنے کے اوپر والے کی طرف دیکھتا ہے جس کے پاس ایک ہفتہ کی روٹی ہوتی ہے اور کہتا ہے کہ اس ہفتہ بھر کی روٹی کا سامان رکھنے والے پر قربانی فرض ہے۔ مجھ پر کہ بالکل غریب ہوں کیونکر قربانی فرض ہوسکتی ہے۔ پھر وہ ایک ہفتہ کی روٹی والا بجائے نچلے کو دیکھنے کے اوپر والے کو دیکھتا ہے۔ جس کے پاس تین ماہ کی روٹی ہوتی ہے اور کہتا ہے کہ میرا کیا ہے ایک ہفتہ کے بعد مجھے پھر روٹی کی فکر ہوگی۔ اس شخص کو قربانی کرنی چاہیئے۔ جو تین ماہ کی روٹی کا سامان رکھتا ہے۔ اور وہ تین ماہ کی روٹی کا سامان رکھنے والا اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے کی بجائے اوپر والے کو دیکھتا ہے۔ جس کے پاس ایک سال کی خوراک ہے۔ اور کہے گا کہ اس شخص پر قربانی واجب ہے۔ جس کے پاس سال بھر کی خوراک ہے۔ میرا سامان تو تین ماہ کے بعد ختم ہو جائے گا۔ اور پھر مجھے فکر کرنا پڑیگا وہ اوپر کا شخص آگے اپنے سے اوپر والے کو دیکھتا ہے۔ جس کے پاس ساری عمر کے لئے جائداد ہے۔ اور کہتا ہے کہ اس شخص کو قربانی کرنی چاہیئے۔ جس کے پاس عمر بھر کا کھانا کپڑا موجود ہے۔ میں تو کنگال ہوں۔ اور وہ اپنے سے اوپر والے کو دیکھتا ہے۔ جس کے پاس گزارہ کے لئے اور کچھ پس انداز کرنے کے مطابق جائداد ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں خدا کے دین کی خدمت کس طرح کرسکتا ہوں۔ اس پر خدمت دین واجب ہے۔ جس کے پاس کچھ زائد بچ جاتا ہے۔ اور جو بیوی بچے کے خرچ اور مال کے انتظام کے بعد پس انداز کرسکتا ہے۔ مجھ پر بھلا کیونکر واجب ہے میں تو اس سے کم ہوں۔ پھر وہ شخص اسکو دیکھتا ہے۔ جس کے پاس ہزار دو ہزار جمع ہے اور کہتا ہے۔ کہ مجھ پر کس طرح قربانی واجب ہے۔ اس شخص کو قربانی کرنی چاہیئے۔ جس کے پاس رقم جمع ہے لیکن یہ شخص پھر آگے بہانہ بناتا ہے۔ کہ ہزار دو ہزار بھی کوئی چیز ہے۔ اس کو قربانی کرنی چاہیئے۔ جس کے پاس ۵۰ - ۶۰ ہزار جمع ہے ہزار دو ہزار تو ذرا بیماری آجائے۔ تو خرچ ہو جاتا ہے۔ اوپر کا شخص اپنے سے اوپر والے کو جس کے پاس لاکھ دو لاکھ ہے دیکھتا ہے اور وہ اس سے اوپر والے کو جس کے پاس کروڑ دو کروڑ ہے۔ اس نکتہ نگاہ کے مطابق ہوتے ہوتے ساری خدمت دین صرف دنیا میں ایک شخص پر واجب ہو جاتی ہے۔ جو دنیا کا سب سے زیادہ مالدار ہو باقی سب آزاد ہو جاتے ہیں۔ چونکہ نیچے سے بنیاد کج رکھی گئی تھی۔ اس لئے سارے کے سارے معذور ہوتے چلے گئے ایک وقت کی روٹی والے نے دو وقت کی روٹی والے کو دیکھا۔ اس نے ہفتہ بھر کی روٹی والے کو اس نے اس سے اوپر دیکھا۔ حتیٰ کہ کہ آخر میں ایک شخص رہ گیا۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ مالدار تھا۔ مگر انسانی نفس جب بہانے بنانے پر آجائے۔ تو پھر وہ آخری شخص کیوں نہیں بناسکتا۔ وہ بھی کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم سے پوچھو کہ ہم کو کس قدر اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ حد سے زیادہ ٹیکس دینے پڑتے ہیں۔ پبلک کاموں میں حصہ لینا الگ پڑتا ہے۔ انتظامات کے اخراجات اور بے شمار ضرورتیں ہوتی ہیں۔ جن پر خرچ کرنا پڑتا ہے۔ اور اس قدر فکر ہے کہ رات دن سونا حرام ہے۔ مجھ سے اچھا تو وہ شخص ہے جس کو کوئی فکر نہیں۔ بلکہ میں نے اس قسم کے لوگوں کی کتب پڑھی ہیں جو مالداروں کو غریبوں سے

زیادہ رحم کا مستحق

قرار دیتے ہیں۔ اگر اس طریق کو اختیار کرنے کی بجائے ہر ایک شخص اپنے سے نیچے کو دیکھنا شروع کرتا۔ تو حالت بالکل الٹ جاتی۔ اگر وہ نیچے کو دیکھتا تو کہتا کہ دوسرے لوگ تو محروم ہیں ہمارے پاس تو بہت کچھ ہے ہمیں بہت زیادہ قربانی کرنی چاہیئے اور قربانیاں کرتا۔ کروڑپتی لکھپتیوں کو دیکھ کر لکھپتی ہزاروں والوں کو ہزاروں والے سینکڑوں والے کو اور یہ ان کو جن کے پاس سال کے روٹی کپڑے کا سامان ہے وہ ان سے نیچے والوں کو وہ اپنے سے نیچے والوں کو حتیٰ کہ ان کو جن کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اور جن کے پاس کچھ نہیں وہ بھی اسی طرح شکر کرسکتے ہیں۔ کہ ہمیں بھوک تو لگتی ہے۔ بعض مسلول ہوتے ہیں کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ دے بھی دیں تو انہیں بھوک نہیں لگتی۔ وہ کھا نہیں سکتے اسی طرح غریب مسلول وغیرہ کی نیکی بھی اپنے لئے راستہ نکال لیتی ہے۔ وہ یہ سوچ سکتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بعض عمل سے نیکی کرنے والے کے برابر ان کو بھی کہ عمل کی توفیق نہیں رکھتے مگر دل سے نیکی کی تڑپ رکھتے ہیں ثواب ملتا ہے۔ اور وہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ شکر ہے کم سے کم دل سے تو دعا کرسکتے ہیں۔ اور اس مجنون کی طرح نہیں ہیں۔ جو نیکی کی نیت بھی نہیں کرسکتے۔

غرض ایک نقطۂ نگاہ سے یعنی اوپر سے نیچے کی طرف دیکھنے سے

دنیا میں امن اور نیکی

قائم ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرے نقطۂ نگاہ سے فساد اور بدی کا بیج بویا جاتا ہے۔ اس نظارہ کی مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یوں بیان فرمائی ہے۔ کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ ایک شخص کو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالے گا۔ مگر اس کا مونہہ دوزخ کی طرف ہی رہنے دیگا۔ تو وہ عرض کرے گا۔ کہ اے میرے خدا تونے مجھے دوزخ سے نکالا۔ اب تو اتنا کرم فرما کہ میرا مونہہ دوزخ سے ہٹا کر جنت کیطرف کردے۔ چنانچہ اس کا مونہہ دوزخ سے ہٹا کر جنت کیطرف کردیا جائے گا۔ اور وہ بھیانک نظارے جنہیں دیکھ کر اسے دکھ ہوتا تھا جاتے رہیں گے۔ اور وہ جنت کو دیکھ کر آرام حاصل کرے گا۔

یہی حال

نقطۂ نگاہ کے بدلنے سے

ہوتا ہے۔ ایک شخص انہی حالات میں اسی زمانہ میں انہی طاقتوں کے ساتھ اگر اس کا نقطۂ نگاہ یہ ہو۔ کہ ہم کمزور ہیں۔ ہم کیا کرسکتے ہیں۔ دوزخ میں پڑجاتا ہے۔ اور وہی شخص انہی حالات میں انہی سامانوں سے اگر اس کا نقطۂ نگاہ یہ ہو کہ مجھ سے کم سامانوں والے یا کم صحت والے اور لوگ بھی ہیں مجھے ان سے بڑھ کر نیکی سے کام لینا چاہیئے۔ اور ان کا بوجھ بھی اٹھانا چاہیئے۔ جنت میں چلا جاتا ہے

مذہب

ہر ایک سے قُربانی چاہتا ہے

بڑا اپنی جگہ اور اپنے رنگ میں قربانی کرتا ہے چھوٹا اپنی جگہ اپنے رنگ میں قربانی کرتا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو دیکھو بعض کے پاس مال تھا انہوں نے مال سے قربانی کی۔ بعض کے پاس تھوڑا تھا وہ تھوڑا لے آئے۔ جن کے پاس کچھ بھی نہ تھا وہ ہاتھ سے خدمت کرتے تھے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چندے کی تحریک کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سا مال تھا۔ وہ سارا لے آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدھا مال لے آئے اور سمجھے تھے کہ آج قربانی میں میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤنگا مگر جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ

ابو بکرؓ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو نصف مال لائے تھے۔ اپنے دل میں شرمندہ ہوئے۔ کہ میں تو نصف مال لایا ہوں۔ میں کس طرح سبقت لے جا سکتا ہوں۔ ایک شخص کے پاس کچھ بھی نہ تھا اس نے بازار میں جا کر مزدوری کی اسے مٹھی بھر جَو ملے۔ وہ وُہی جَو لے کر آیا۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ اس پر منافقوں نے کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم مٹھی بھر جَو دے کر دُنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس کا ایک رنگ میں جواب دے دیا۔ فرماتا ہے۔ کہ

مومن کی قربانی

تو بیج کی طرح ہوتی ہے۔ ایک بیج سَو دانے پیدا کرتا ہے۔ اور وہی دانے تیسرے مقام پر جا کر ایک لاکھ بن جاتا ہے۔ پھر وُہی لاکھ چھ۔ سات تبدیلیوں میں جا کر اس قدر ہو جاتا ہے۔ کہ ساری دُنیا اسی سے کھاتی ہے۔ اسی لئے گورنمنٹ پہلے بیج بہت تھوڑے سے تیار کرتی ہے۔ اس سے بعد میں بے شمار فصلیں تیار ہوتی ہیں۔ چنانچہ دیکھو۔ کہ ابھی سات۔ آٹھ سال ہوئے۔ کہ ۵۹۱ گندم کا بیج نکلا تھا۔ اور اب چند سالوں میں اس قدر گندم ہوئی ہے۔ کہ کروڑوں من یہ گندم منڈیوں میں فروخت ہوتی ہے ؛ یہی حال قربانیوں کا ہے۔ کہ قربانیاں خدا کے راستہ میں بڑھتی چلی جاتی ہیں پس منافقوں کا اعتراض بالکل فضول تھا۔

بہر حال صحابہ نے اپنے رنگ میں قربانیاں کیں۔ لڑائیوں میں حفاظت کے کام کئے۔ جن کے پاس اور کچھ نہیں انہوں نے جانیں ہی پیش کر دیں۔ مومن کو قربانی کے لئے ہمیشہ ایسا نقطہ نگاہ رکھنا چاہئے۔ کہ نیچے کے حالات والے کو دیکھے اور اس کے لحاظ سے اپنے دل میں شکر کرے۔ کہ الحمد للہ۔ میرے لئے تو بڑا موقعہ ہے۔ کہ مجھے خدا نے اس سے زیادہ دیا ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے لالچ حرص۔ حسد مٹ جاتا ہے۔

امریکہ کے کروڑپتی

باوجود اس قدر مالدار ہونے کے اپنے دل میں خوش نہیں۔ بلکہ وُہ کمپنیاں بناتے ہیں اور ٹرسٹ قائم کرتے ہیں۔ کہ مثلاً سارا مٹی کا تیل ہمارے قبضہ میں آ جائے۔ پھر جس طرح چاہیں۔ بیچیں۔ یہ سب اسی لئے ہوتا ہے کہ وُہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے روپے اور بھی زیادہ ہوں۔ اور یہ حسد اور لالچ کی آگ روپے کے بڑھنے سے اور بھی بڑھتی ہے۔ انسان چاہتا ہے۔ کہ ایک لاکھ ہے تو دو لاکھ ہو جائے۔ اور کہیں ٹھہرنے کا نام نہیں لیتا ؛ اس سے بچنے کی

ایک ہی راہ

ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی رضا پر راضی ہو جائے۔ اور اپنی حالت پر رہتے ہوئے قربانی کرے اور ناشکری کے تباہ کن گڑھے سے اپنے آپ کو بچائے رکھے تاکہ جب کبھی خدا تعالےٰ کا فضل اسے دُنیوی آرام کی پہاڑیوں پر بھیجے تو اس کی واپسی کا راستہ کھلا رہے۔ اور خدا تعالےٰ کے غضب کے پہاڑ اس پر گرا کر اسے خدا تعالےٰ کی طرف لوٹنے سے محروم نہ کر دیں۔ اور وُہ بے وطنی کی موت کا شکار نہ ہو

اے دوستو ہمّت کرو اور اپنے آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ مل جاؤ

(۱) "جو شخص تحریک جدید کے چندوں میں تو حصہ لیتا ہے۔ مگر اس چندہ کی ادائگی کی فکر نہیں کرتا۔ اسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کا نفل ناقص ہے۔ ورنہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے خدا اس کے ہاتھ اور پاؤں بن جاتا۔ اور پھر بھی وُہ نیکی میں پیچھے رہ جاتا۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ خدا کسی کے ہاتھ بن جائے اور وُہ نیکی میں پیچھے رہ جائے۔ یا خدا کسی کے پاؤں بن جائے۔ اور پھر بھی وُہ ثواب کے کاموں میں حرکت نہ کرے۔ اور خدا اس کی زبان بن جائے۔ اور پھر بھی وُہ جھوٹا وعدہ کرے۔"

تحریک جدید سال ہشتم کے چندے کے وعدے کو ابھی تک پورا نہ کرنے والو! حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد بالا کو بار بار پڑھو۔ پھر آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کرو۔ کہ اپنا خوشی اور مرضی سے کیا ہوا وعدہ خوشی اور قلبی بشاشت کے ساتھ اگست کے آخر میں نہیں۔ تو اگلے ماہ کے شروع میں ضرور پورا ہو جائے۔ کیونکہ سال ہشتم آخر کو پہونچ رہا ہے "پس اے دوستو! ہمت کرو۔ اور اپنے آگے بڑھنے والے بھائیوں کے ساتھ مل جاؤ"

(۲) "ہم نے یہ نیت کی ہُوئی ہے کہ ہم تحریک جدید کے چندے سے تبلیغ اسلام کا ایک مرکزی فنڈ قائم کریں گے جس کے نتیجہ میں ایک دن ہماری تبلیغ خدا تعالےٰ کے فضل سے ساری دُنیا تک پہونچ جائے گی اور احمدیت تمام عالم پر چھا جائے گی"

تحریک جدید سال ہشتم کی مالی قربانی کا مطالبہ فرماتے ہُوئے حضور نے فرمایا تھا کہ "ہماری جماعت کے تمام دوست کمر ہمت کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور ان آخری تین سالوں میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کا نمونہ پیش کریں۔ وعدوں کے لحاظ سے بھی۔ اور پھر ان وعدوں کو بروقت پورا کرنے کے لحاظ سے بھی" اسی خطبہ میں فرمایا تھا "ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو قریباً دو ماہ کی آمد کے برابر اس میں چندہ دیتے ہیں"

حضور کے ان دونوں ارشادوں کی تعمیل میں وُہ لوگ جو سال ہشتم کا چندہ ادا کر چکے ہیں۔ وُہ اب سال نہم کا چندہ بلکہ ساتھ ہی دہم کا بھی دے رہے ہیں۔ کیونکہ تحریک جدید کے ہر مجاہد نے یہ یقین کر لیا ہے۔ کہ ہر سال تحریک جدید کا چندہ دس سال تک متواتر اور بلا ناغہ دینا ہے۔ یہی نہیں کہ معمولی اضافہ کے ساتھ دوست دے رہے ہیں۔ بلکہ کم سے کم ایک ماہ کی آمدنی سے بڑھا کر دے رہے ہیں۔ کیونکہ حضور نے فرمایا تھا۔ کہ "جن دوستوں نے اپنی طاقت سے کم قربانی کی ہے اُن کے پاس ایک دفعہ پھر جائیں۔ اور ان کے سامنے ان کی آمد اور ان کی قربانی کا نقشہ پیش کر کے کوشش کریں۔ کہ وُہ اپنے چندوں میں اضافہ کریں"

پس دوست اپنے سامنے اپنی ماہوار آمد اور قربانی کا نقشہ رکھ کر سال نہم کا چندہ پیشگی دیں۔ چنانچہ:-

(۱) حوالدار کلرک غلام حیدر خان صاحب راولپنڈی لکھتے ہیں:-

"آئندہ دو سالوں میں میرا ارادہ ہر سال اپنی ایک ایک ماہ کی آمدنی دینے کا ہے دُعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس ارادہ کو پورا کرنے کی توفیق بخشے"

(۲) ڈاکٹر شبیر محمد صاحب عالی سمندر پار سے لکھتے ہیں۔ سال ہشتم کا میرا وعدہ ۱۷۵۔ تھا۔ جو وعدے کے ساتھ ہی ادا کر دیا۔ اب مزید ۷۰۔ جو ارسال ہیں۔ شامل کر کے سال ہشتم ۲۴۵۔ کر دیں۔ اور سال نہم کے لئے ۹۳۔ پہلے ارسال کئے ہیں۔ ۲۹۴ روپے آج ارسال کر رہا ہوں۔ ملنے پر ۲۵۷ سال نہم۔ ۲۶۵ سال دہم میں پیشگی وصول کر لیں۔ جس وقت حضور تحریک سال نہم فرمائیں گے۔ اس وقت میں حسب توفیق اور حضور کے پیش کروں گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ اور نعم البدل دے ؛

(۳) مکرمی محمد الدین احمد صاحب اے۔ ڈی پال۔ رانچی سال ہشتم پر ۶ روپیہ اضافہ کر کے ۱۹۱- اپنے اور اپنی اہلیہ صاحبہ کے سال نہم کے۔ اور اسی طرح سال دہم کے ۶۔ اضافہ کر کے ۱۹۷- دے کر اپنے۔ اور ۴۴ اپنی اہلیہ صاحبہ کے دس سال پورے کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ سال اول سے پانچ روپیہ پر چار آنہ اضافہ کر کے دس سال کے ۱۶ روپے چار آنے اپنی مرحومہ بیوی صادقہ خاتون کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لئے۔ اور ۶۱ روپے ۴ آنے اپنے بچہ ناصر احمد صاحب کی طرف سے داخل کرتے ہوئے ۵۱۰ روپے ۸۔ آنے بھیجے ہیں۔ ساتھ لکھا ہے۔ کہ الحمد للہ یہ رقم ادا کرنے کی مجھے اس کے فضل سے توفیق مل گئی۔ آئندہ دونوں سالوں میں مزید رقم تحریک جدید میں ادا کرنے کا ارادہ ہے یہ رقم ان رقوم ادا کردہ کے علاوہ ہوگی حضرت اقدس کے حضور میں دعا کی درخواست کریں ؛ جو دوست سال ہشتم دے چکے ہیں۔ انہیں سال نہم کا چندہ پیشگی دے لینے کی عام اجازت ہے۔ مگر احباب کو کم سے کم اپنی ایک ایک ماہ کی آمدنی سے زیادہ دینے کا ارشاد بالا یاد رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے" (کشتی نوح)

انسان دنیا میں کیوں آیا۔ کیا اس لئے کہ اس چند روزہ حیات میں کھائے پیئے۔ اور پھر مر جائے یا اس لئے کہ زراعت ملازمت اور تجارت وغیرہ کرتا رہے۔ پھر کیا انسان اس جہان کے مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے آیا ہے۔ یا اس لئے کہ حرص و آز کے دامن کو پھیلا کر دنیوی مال و اسباب اپنے لئے اور اپنی نسل کے لئے اکٹھا کرے۔ ان میں سے کوئی بھی مقصد ایسا نہیں جو اتنے بڑے کارخانۂ عالم کو دیکھتے ہوئے جائز اور درست قرار دیا جا سکے۔ لوگ کہتے ہیں فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ کہ حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ پھر کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ حکیم ہستی جو دنیا کو عالم وجود میں لانے کی حقیقی باعث ہے۔ اس نے یہ کارخانہ جو لاکھوں نہاں در نہاں اسرار اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور پھر اس کارخانہ عالم میں انسان کو جو بجائے خود ایک عالم صغیر ہے۔ محض اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ حیوانوں کی طرح دنیا میں نشوونما پائے۔ اور عمر طبعی کو پہونچ کر وفات پا جائے۔ جو لوگ اس قسم کے خیالات میں مبتلا ہیں۔ ان کے متعلق سوائے اس کے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ماقدروا اللّٰہ حق قدرہٖ۔ انہوں نے اللہ تعالٰے کی عظمت کو نظر انداز کر دیا ہے وہ خود اپنے متعلق اس قسم کے الفاظ سننا برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ انہوں نے فلاں کام لغو کیا ہے۔ مگر وہ یہ کہتے ہوئے عقل و خرد سے کام نہیں لیتے۔ کہ انسان دنیا میں کھانے کمانے کے لئے آیا ہے۔ اور اس طرح خدا تعالٰے پر یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ اس نے انسان کو نعوذ باللہ لغو طور پر پیدا کر دیا ہے۔

اسلام بتاتا ہے کہ یہ نظریہ بالکل غلط ہے انسان کو اللہ تعالٰے نے اپنے قرب اور وصال کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور یہی اس کی پیدائش کا بنیادی مقصد ہے۔ باقی جس قدر سامان ہیں یہ اس مقصد کو انجام تک پہنچانے کے ذرائع ہیں۔ اپنی ذات میں مقصود نہیں ہیں۔ وہ اس مقصد کو اس قدر اہم قرار دیتا ہے۔ کہ فرماتا ہے ان الذین لایرجون لقاءنا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمأنوا بھا والذین ھم عن اٰیاتنا غافلون اولٰئک ماوٰھم النار بما کانوا یکسبون وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی اپنے دل میں کوئی تڑپ اور خواہش نہیں رکھتے۔ بلکہ دنیوی زندگی کی رعنائیوں سے ہی دل لگا بیٹھے ہیں۔ اور بجائے ان کے قلب میں یہ اضطراب پیدا ہونے کے کہ وہ اپنے حقیقی مقصد سے بہت دور ہیں۔ ایسے اطمینان سے بیٹھ چکے ہیں۔ کہ گویا ساحل مراد تک پہونچ گئے ہیں۔ اور جو لوگ ہماری پے درپے آیات کو دیکھ کر بھی اپنے اندر کوئی تغیر پیدا نہیں کرتے۔ ایسے لوگ آگ میں جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے میری محبت کی جنت میں آنا پسند نہیں کیا۔ یہ کس قدر تہدید ہے ان لوگوں کے متعلق جو اپنی زندگی کو ایسی غفلت میں گزار دیتے ہیں۔ کہ گویا ان کا کوئی خالق و مالک نہیں۔ اور انہوں نے ابدالآباد تک دنیا میں ہی رہنا ہے۔ یہ دنیا تو فانی ہے۔ آج ایک انسان زمین کی پیٹھ پر سوار ہوتا ہے۔ تو کل اس کے پیٹ میں دفن ہو جاتا ہے۔ پھر کیوں نہ انسان اپنا حقیقی مقصد ہر وقت نظر کے سامنے رکھے۔ اور اسی کو اپنا محبوب بنائے جس کے پاس اسنے مر کر جانا ہے اسلام بتاتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص میرے بتائے ہوئے احکام پر پوری طرح عمل کریگا۔ تو وہ فلاح حاصل کرے گا۔ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون۔ جو لوگ اللہ تعالٰے کی عبادت کرتے وقت خشوع و خضوع اور گریہ و زاری سے کام لیتے اور لغویات سے مجتنب رہتے ہیں وہ فلاح حاصل کر لیں گے۔ وہ فلاح کیا ہے۔ اس کی دوسری جگہ ان الفاظ میں تشریح ہے۔ کہ ایسے شخص کو اللہ تعالٰے کی طرف سے مژدہ سنایا جاتا ہے کہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الٰی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ اے نفس مطمئنہ۔ جسے اطمینان نصیب ہوا تو خدا کی گود میں۔ قرار آیا تو اللہ تعالٰے کی محبت میں۔ دنیا میں کوئی شخص اپنا اطمینان مال میں تلاش کرتا ہے۔ کوئی اعلٰے عہدوں میں تلاش کرتا ہے۔ کوئی بیٹوں میں تلاش کرتا ہے مگر نفس مطمئنہ وہ ہے جس نے اپنا اطمینان خدا میں پایا۔ اسے دنیا کی ہر نعمت کانٹوں کی طرح چبھی۔ وہ مخمل کی طرح ملائم بستروں پر انگاروں کی طرح لوٹا۔ اس لئے کہ خدا اسے مل جائے۔ اور جب وہ اسے مل گیا۔ تو دنیا کے کانٹے بھی اس کے لئے راحت بن گئے۔ اور تلواروں کے سایہ میں بھی اسے جنت کی بہاریں دکھائی دینے لگیں۔

اس نفس مطمئنہ والے کو خدا کہے گا۔ کہ آ اپنے رب کی طرف ایسی حالت میں کہ تیرا رب تجھ کو منتخب کر چکا ہے۔ اور تو اپنے رب کو منتخب کر چکا ہے۔ پھر خدا اسے کہیگا اب تو بھی میرے درباریوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں شاداں و فرحاں داخل ہو جا یہ وہ مقام ہے جو انسان مومن کو حاصل ہوتا ہے۔ کہ خدا اور اس کے بندے کے درمیان دوئی کا پردہ نہیں رہتا۔ زنجیریں کٹ جاتی ہیں۔ طوق اتار دیئے جاتے ہیں بیڑیاں توڑ دی جاتی ہیں۔ اور اس کی رُوح آزادانہ رنگ میں جنت کی فضاؤں میں پرواز کرنے لگتی ہے۔ دُنیا میں ہوائی جہازوں کی زیادہ سے زیادہ پرواز چند سو میل فی گھنٹہ ہے۔ مگر ایک مومن اللہ تعالٰے کے عشق میں جب اس کی طرف پرواز کرنا شروع کرتا ہے۔ تو کوئی سواری اس کی تیز رفتاری کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ بجلی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ عرش پر پہونچ جاتا۔ اور وہ مقام حاصل کر لیتا ہے جہاں فرشتے بھی نہیں پہونچ سکتے یہ کب ممکن ہے کہ آقا راضی ہو۔ اور اس کے خادم خدمت کے لئے کمربستہ نہ ہوں۔ مومن پر جب خدا راضی ہوتا ہے۔ تو علاوہ اس کے کہ پاک دل لوگوں میں اس کی قبولیت پھیلا دی جاتی ہے۔ فرشتے جو اللہ تعالٰے کے خادم ہیں۔ وہ بھی اس کی خدمت کے لئے دوڑے چلے آتے ہیں۔ فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ ربنا اللہ کہنے والے بہت ہیں مگر اس پر استقامت رکھنے والے کم ہیں۔ ایسوں کے لئے نہیں بلکہ استقامت رکھنے والوں کے متعلق یہ خوشخبری ہے۔ کہ ان پر ملائکہ الٰہی کلام کے نازل ہوتے ہیں مصیبت اور تکلیف کی گھڑیوں میں انہیں تسلی دیتے ہیں کہتے ہیں۔ مت گھبراؤ کہ کامیابی تمہارے قریب کھڑی ہے۔ وہ کہتے ہیں نحن اولیاؤکم فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ۔ دنیا مخالفت کرتی ہے تو بے شک کرے۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تمہیں کسی قسم کی تکلیف پہونچنے نہیں دیں گے۔ اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف خوب واضح کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں" جب مولوی محمد حسین صاحب نے ہمارے پر کفر کا فتوے دیا۔ اور لوگوں کو بھڑکایا۔ کہ یہ مسلمان نہیں۔ ان کے جنازے درست نہیں۔ اور ان کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیا جائے۔ اس وقت چونکہ بغض و عداوت بڑھ گئی تھی۔ ہم گویا تنہا رہ گئے۔ اس وقت میں نے کشفی حالت میں دیکھا۔ کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے۔ مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا۔ کہ یہ فرشتہ ہے۔ میں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ اس نے کہا کہ جئتُ من

بہترین نتائج کے لئے ہمیشہ حاذق دواساز

-بائیوکیمک دوائیں-

ہماری تیار شدہ (پوڈر) اور امریکن (ٹکیاں) استعمال کریں۔ نرخ بالکل واجبی۔ ایک بار تجربہ سے ہماری دیانتداری۔ خوش معاملگی اور سچائی کا امتحان کریں۔ کتابیں بھی مل سکتی ہیں۔

دی بائیولاجیکل فارمیسی

موچی گیٹ۔ نور گلی۔ لاہور

تریاق جام عشق

یہ شہرہ آفاق نسخہ ہے۔ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزا کے اعلٰی اور خالص ترین ہونے کے لحاظ سے بے نظیر ہیں۔ یہ کشتہ شنگرف سے تیار کی گئی ہیں۔ ہم ہر دوست کو اس بیان کی صداقت آزمانے کی دعوت دیتے ہیں۔ ایک روپیہ کی آٹھ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت الوتو میں جناب باری سے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ کیوں۔ اس نے کہا کہ بہت سے لوگ تم سے الگ ہوگئے ہیں۔ اور تمہاری عداوت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ یہ پیغام دینے آیا ہوں۔ میں نے اسے الگ ہو کر ایک بات کہنی چاہی جب وہ الگ ہوا تو میں نے کہا کہ لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔ مگر کیا تم بھی الگ ہوگئے ہو۔ اس نے کہا نہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔" (تذکرہ صنہ ۱۹۰ و صنہ ۱۹۱)

اسی کیفیت کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ فرشتے اترتے اور اللہ تعالیٰ کی فرستادہ ہستیوں کو بشارت دیتے ہیں کہ نحن اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ دنیا تمہارے ساتھ ہو یا نہ ہو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اور جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہوں وہ کیوں غالب نہیں ہونگا۔ ایسا انسان دنیا میں چلتا پھرتا جنتی ہوتا ہے۔ اور اس کی ہر حرکت اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے ہوتی ہے۔ گویا وہ اس مقام کی مظہریت کو حاصل کر لیتا ہے کہ ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ مگر یہ نہیں ہوتا کہ اس مقام کے حصول کے بعد عمل کی ضرورت باقی نہ رہے۔ عمل آخری سانس تک جاری رہتا ہے۔ کیونکہ عمل محبت کا ثبوت ہے۔ اور کوئی عاشق صادق پسند نہیں کر سکتا کہ اس کا

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس افضل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج دوا اکسیر شباب ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

روپیہ لگانے کا عمدہ موقع

قصبہ کنری (علاقہ سندھ) میں ہمارا روئی کی دلائی کا کارخانہ ہے جو ۱۹۳۶ء سے چل رہا ہے۔ اس کارخانہ کی مجلس منتظمہ یعنے بورڈ نے جس کے صدر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس میں کاٹن بیلنگ پریس بھی لگوا لیا جائے تاکہ دلائی کے بعد روئی کی گانٹھیں بندھوانے کے لئے روئی کو کسی دوسری جگہ اٹھا کر نہ لے جانا پڑے۔ اس پریس کے لگ جانے سے انشاء اللہ سال وار معقول منافع آنے کی توقع ہے۔

مجوزہ پریس پر اندازاً ساٹھ ۶۰ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ اس رقم کو حاصل کرنے کے لئے چھ سو ۶۰۰ حصص بنائے گئے ہیں۔ اور ایک حصہ ایک سو ۱۰۰ روپے کا مقرر کیا گیا ہے ترجیح ان احباب کو دی جائے گی۔ جو کم از کم دس ۱۰ حصوں کے خریدار ہوں گے۔ حصوں کا روپیہ قابل واپسی نہیں ہوگا۔ البتہ کسی دوسرے شخص کے پاس باجازت بورڈ فروخت کیا جا سکے گا۔

سرمایہ دار احباب کے لئے مستقل طور پر روپیہ لگانے کا یہ ایک عمدہ موقعہ ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بپتہ ذیل پر جلد بھجوائیں۔

فرزند علی عفی عنہ

سیکرٹری کنری فیکٹری بورڈ قادیان

چھ روپیہ کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں

مرزائی۔ قول سدید۔ بخاری۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے قرآنی نوٹ

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں مکمل تبلیغ اور بڑے معلومات بھرے ہوئے ہیں جو مسز ڈاکٹر شفیع ہر ایک احمدی کو تبلیغ کی غرض سے مفت کے برابر دے رہی ہیں۔ یہ ایک روپیہ دفتری خرچ اجرت اشتہار کی وجہ سے ہے۔ ہر ایک شخص مفت کا نام سن کر بغیر ضرورت طلب نہ کرے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح مرحوم کی زندگی میں یہ سلسلہ تبلیغ جاری تھا اسی طرح بعد میں بھی جاری رہے اور اللہ کے فضل و برکات بیش بیش مرحوم پر ہم پر نازل ہوں دارین کی بہتریوں کے ساتھ۔ ڈاکٹر شفیع احمد مبلغ کا سچا عاشق مخلص انسان تھا۔ نیز کتاب "دو بہن" جن کو منگوانی ہو وہ الگ ایک روپیہ روانہ کریں۔ تھوڑی سی کتابیں رہ گئی ہیں۔ پھر چھپنے تک انتظار کرنا پڑیگا۔

اور یہ بھی مسز ڈاکٹر شفیع احمد نے انتظام کیا ہے کہ جو بہن بھائی اس بات کا وعدہ لکھکر روانہ کرینگے کہ ہم ڈاکٹر شفیع احمد کے درجات بلند ہونے کے لئے اور ان کے بیوی بچوں کے لئے مشکلات۔ ہر طرح کے فتنے سے بچنے کے لئے اور دارین کی فلاح و بہبودی۔ عمر۔ اقبال۔ صحت۔ ایمان کے لئے دعا کرینگے کہ جو کچھ ڈاکٹر شفیع احمد کو اللہ کے ہاں عطا ہو وہ حسنہ ہو جو ان کے بیوی بچوں کو دارین میں عطا ہو وہ بھی حسنہ ہو تو ان کو ایک دستکاری بیاد اس نام نفیس بکھا دی جائے گی۔ فہرست دستکاریوں کی درج کی جائے تو اشتہار بہت بڑا ہو جائے۔ خط کے ذریعے معلوم کریں۔

پتہ:۔ تراہہ بہرام خاں۔ کوچہ روح اللہ خاں۔ مکان حسنات احمد دہلی

MACLIGHT

بلیک آوٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے سی بجلی کے علاقہ کیلئے

نعمت عظمےٰ

میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیرے گھپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے۔

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں۔

میک ورکس قادیان

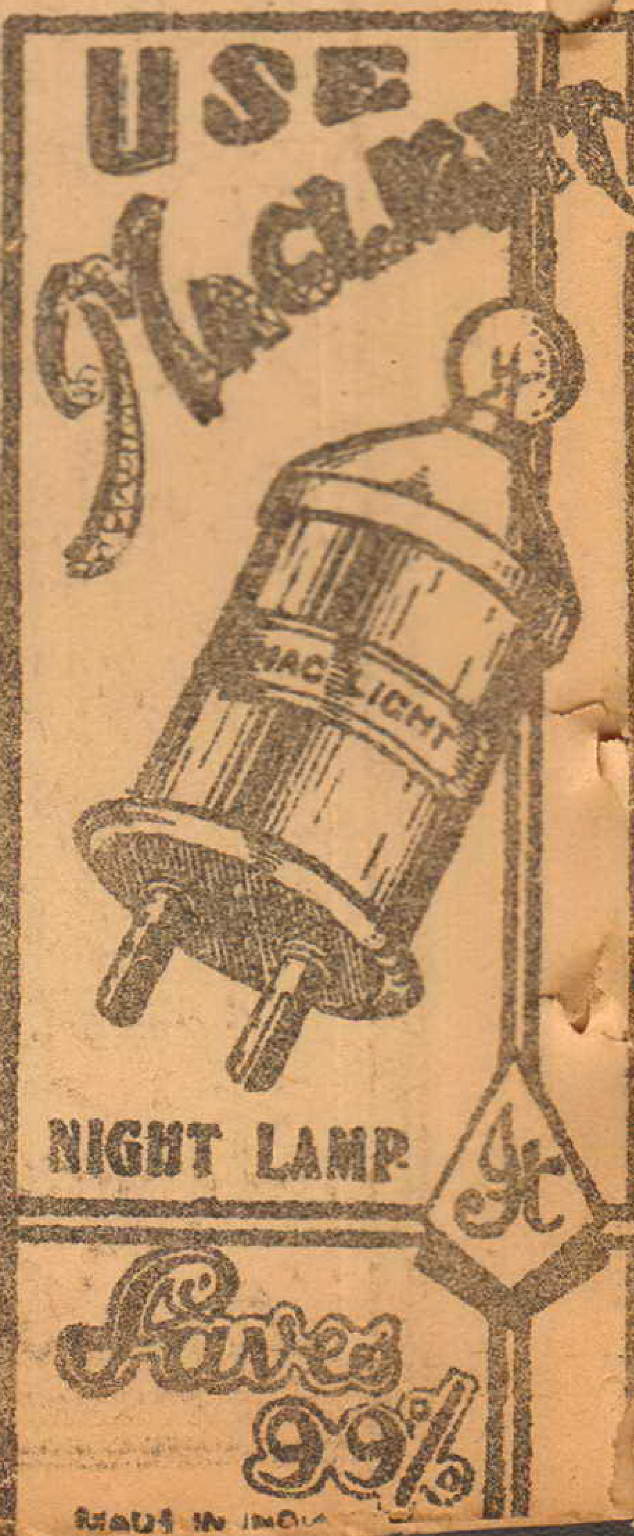

A.6

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سامان مساجد و شکریہ احباب

احباب کو معلوم ہے۔ کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کے ساتھ ہی مرکزی مساجد کی وسعت بھی لازمی ہے۔ چنانچہ مسجد اقصیٰ پہلے سے کئی گنا وسیع ہو چکی ہے۔ مسجد کے فرش کے لئے جو رقم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ملتی ہے۔ وہ اس قدر قلیل ہوتی ہے۔ کہ اس سے مسجد کے ایک حصہ کا فرش بھی تیار نہیں ہو سکتا اور یہ کمی اس طرح سے پوری ہوتی ہے۔ کہ بعض مخیّر حضرات فرش کا سامان یا فرش کے لئے گاہے گاہے رقوم بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال میں مندرجہ ذیل رقوم موصول ہوئی ہیں نظارت ان احباب کا شکریہ ادا کرتی ہے

فجزاهم الله احسن الجزاء۔

(۱) برادرم تاج دین صاحب آڑھا ضلع گجرات بیس روپے

(۲) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب لاہور دس روپے

(۳) محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ دولت پور چار روپے

(ناظر تعلیم و تربیت)

ضرورت مند احباب

جو قادیان میں رہن یا بیع مکان لینا چاہیں۔ وہ نظارت امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔ ناظر امور عامہ

ولادت:۔ خاکسار کے بڑے بھائی ماسٹر غلام محمد صاحب فیض اللہ چک کے ہاں ۲۰/۲۱ جولائی کی شب کو چھوٹا لڑکا تولد ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے

حب بسماک

ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ

جان ہی تو جہان ہے

دل و دماغ و اعصاب کی طاقت کے لئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

حب مروارید عنبری

بے نظیر دوا ہے

قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

روحانی علاج

درود۔ استغفار اور دعا ہے جسمانی بیماریوں کیلئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں ہسٹیریا۔ مردانہ امراض۔ ذیابیطس۔ دمہ لیکوریا۔ دق۔ یرقان۔ بواسیر۔ مرگی۔ پرانا ملیریا۔ کاربنکل۔ پائیریا۔ ناسور۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے کے علاج کیلئے لکھیئے

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

کے سی ایس آئی انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں

میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ "دلروز" کی چھوٹی شیشی نے اسکو بالکل اچھا کر دیا جس کیلئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں" (ترجمہ از انگریزی)

دلروز بغیر اپریشن، ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی، آتشک، ناسور، بھگندر، کچھرالی، گلٹی، چنبل، چنڈی، مسّہ، مہاسہ کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت عہ، عہ، ۸ ر

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دلروز دوا خانہ فیروز پور روڈ لاہور

مقامی باشندوں کو درخواست دینے کی ضرورت نہیں!

مقبوضہ چین میں جاپانیوں نے کاروباری دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک ہر ایک نفع بخش روزگار چینیوں سے چھین لیا ہے۔ وہاں اب نہ تو کوئی چینی کارخانہ دار ہے۔ نہ دوکاندار۔ نہ پیشہ ور یا مختصر نویس یا محرر۔ نہ پھیری والا۔ اب یہ تمام کام جاپانیوں کیلئے مخصوص ہیں۔ جسے وہ فتح کا مالِ غنیمت سمجھتے ہیں۔ جب جاپانی کہیں پہنچتے ہیں تو یہی کچھ ہوتا ہے۔

ہندوستان میں یہ نوبت نہ آنے دیجئے۔ کہ یہ سب ہوتا رہے۔ اور آپ کھڑے دیکھتے رہیں ہمیں اپنی قوت مدافعت کو یقینی بنانے کیلئے ہر مرد اور ہر عورت کی قوت و جرأت کی ضرورت ہے۔

جاپانیوں کے خلاف قومی جنگی محاذ قائم کیجئے

کیا دشمن آپ سے سرگوشی کر رہا ہے؟

آپ جو ہر وقت افواہیں سنتے رہتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ جاپانی آپ سے سرگوشی کرتے رہتے ہیں۔ وہ آپ کا دل تھوڑا کرنے اور آپ کی قوتِ مقابلہ کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ غیر مصدقہ خبروں پر بھروسہ کر کے اور انہیں دوسروں تک پہنچا کر دشمن کو مدد نہ دیجئے۔

افواہیں اِس کان سنو اُس کان اڑا دو

جاپان کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ تیار کرو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض یستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں پس آج ہی **سرمہ ممیرا خاص** جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔ قیمت فی تولہ عمار چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰/

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

ضرورت رشتہ

پیدائشی احمدی میٹرک پاس۔ امور خانہ داری سے واقف لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ والدین کی مستقل رہائش قادیان میں ہے امیدوار کم از کم میٹرک پاس اور معقول مشاہرہ رکھتا ہو۔ ملازم ہو یا تاجر معزز خاندان ہو

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ امور عامہ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

خاص نوٹس

پارسل اور لگیج ٹریفک کی بکنگ پر پابندیاں

یکم ستمبر ۱۹۴۲ء سے اس ریلوے کے سٹیشنوں سے لوکل بکنگ اور تھرو بکنگ میں پارسلوں اور لگیج ٹریفک کے بکنگ پر مندرجہ ذیل پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ یہ پابندیاں ملٹری اور گورنمنٹ ٹریفک پر اطلاق نہ پائیں گی۔ اور نہ اس ٹریفک پر جو ڈسپیچ کرنے والی ریلوے کی خاص اجازت سے بک کیا جائے۔

I اشیاء مثلاً کٹ پیس۔ کھانڈ۔ گھی۔ دانے۔ فرنیچر۔ تیل۔ چارپائیاں وغیرہ جو عام طور پر مال گاڑی کے ذریعہ لیجائی جاتی ہیں بطور پارسل نہیں لے جائی جائیں گی۔

II کوئی گانٹھ جس کا وزن تین من سے زائد ہو بطور پارسل یا لگیج نہیں لیا جائیگا۔

III لگیج کا زیادہ سے زیادہ مجموعی وزن جس میں مفت لے جانے والی مقدار بھی شامل ہو (خواہ ڈاک کے چارج میں ہو یا بریک میں) فی مسافر حسب ذیل ہوگا۔

اوّل درجہ	۶ من	-	دوم درجہ	۴ من
درمیانہ درجہ	۳ من	-	تیسرا درجہ	$2\frac{1}{2}$ من

وہ مسافر جو ایسی گانٹھیں بطور لگیج بکنگ کیلئے پیش کریں۔ جنکا مجموعی وزن مقررہ حد سے تجاوز کر جائے تو ایسی صورت میں انہیں زائد حصہ پارسل کے طور پر بھیجنے کیلئے الگ دینا ہوگا۔ بشرطیکہ ایسی گانٹھوں میں وہ اشیاء نہ ہوں جنکا بطور پارسل لیا جانا ممنوع ہے۔ مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جنرل منیجر

اس زنجیر کو مضبوط کیجئے

برطانیہ مع نوآبادیات امریکہ ہندوستان روس اور چین جیسے بڑے بڑے ممالک زنجیر کی کڑیوں کی طرح متحد ہو گئے ہیں تاکہ وہ ان حملہ آور قوتوں کا مقابلہ کریں جو دنیا کی امن پسند اقوام کی زندگی اور آزادی کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔

متحدہ اقوام کے زبردست وسائل اُن کی دوبارہ اُبھرنے کی برتر اور اعلیٰ قوت اُن کا فتح کے لئے عزم و استقلال اور اس سب کے ماسوا ان کا حق بجانب ہونا بالآخر یقینی طور پر فتح اور کامرانی کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

آزادی کی اس خوفناک جنگ میں فتح پانے کے لئے کروڑوں روپیوں کی ضرورت ہے۔ اپنے روپیہ سے مدد کیجئے۔ فتح حاصل کرنے کے لئے اور خود اپنی حفاظت کے لئے جہاں تک ہوسکے ایک ایک پیسہ بچایئے اور اسے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ میں لگا دیجئے۔

ہر دس روپیہ والا ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹ ۳ روپیہ ۹ آنہ منافع دیتا ہے

خریدیئے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

آپ کے ڈاکخانہ سے مل سکتے ہیں۔

قومی جنگی مورچہ قائم کیجئے

قرص خاص :- امراض مخصوصہ مردانہ کیلئے ازحد مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت پچاس قرص دو روپے عمار

صندلین کمئی خون خواہ کسی وجہ سے ہو۔ نیز جلدی امراض میں خون کے تصفیہ کیلئے ازحد مفید ہے قیمت یکصد قرص عہ۱۲ پچاس قرص ایک روپیہ (عہ)

منگوانے کا پتہ:- **دواخانہ نور الدینؓ قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۶ راگست۔ نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم کے سب سے چھوٹے بھائی ڈیوک آف کینٹ چل بسے۔ آپ ہوائی جہاز میں آئس لینڈ جا رہے تھے کہ سکاٹ لینڈ کے پاس ہوائی جہاز گر پڑا۔ اور آپ نیز جہاز کے تمام ہوا باز فوت ہو گئے۔ آپ انسپکٹر جنرل آف رائل ایر فورس کے سٹاف کے ممبر تھے۔ ۱۹۳۴ء میں آپ کی شادی پرنس نکولس کی لڑکی پرنسس میرینا سے ہوئی تھی۔ آپ کے تین بچے ہیں۔

ماسکو ۲۶ راگست۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ ڈان کے موڑ کے محاذ پر کلیڈ سکایا کے علاقہ میں روسی دو اطراف سے جرمنوں پر جوابی حملے کر رہے ہیں۔ جرمن یہاں بہت سی فوج اور ٹینک لے آئے ہیں۔ مگر اب تک جتنے حملے کئے گئے ہیں۔ روسیوں نے سب روک دئے۔ یہاں لڑائی کی حالت الجھی ہوئی ہے۔ کوٹل نیکوود کے شمال مشرق میں بھی ایک جرمن حملہ روک دیا گیا۔ کاکیشیا کی لڑائی کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ کراسنڈور کے جنوب میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن کاکیشیا کی پہاڑیوں کو چیر کر بحیرہ اسود کی طرف بڑھنا چاہتا ہے۔ اس سمندر میں روسی بیڑے نے دشمن کا ایک پانچ ہزار ٹن کا جہاز ڈبو دیا۔

واشنگٹن ۲۶ راگست۔ سالومن کے جزائر کے پاس ایک بہت بڑی بحری اور ہوائی لڑائی ہو رہی ہے جاپانی جنگی جہاز ان جزائر کے جنوب مشرقی کنارے کی طرف جا رہے تھے کہ ان سے لڑائی شروع ہو گئی۔ چھ جنگی جہازوں کو نقصان پہنچا۔ اور ۲۱ ڈبوئے گئے۔ جن جزیروں پر امریکن فوج نے قبضہ کیا تھا۔ ان پر بھی جاپانی حملہ شروع ہے اور لڑائی ہو رہی ہے۔

چنگنگ ۲۶ راگست۔ چین کے سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ چینی فوجیں چکیانگ اور کیانگسی کے صوبوں میں خاطر خواہ پیشقدمی کر رہی ہیں۔ اور چکیانگ، کیانگسی ریلوے کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر روزویلٹ نے آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے وزراء اعظم کو امریکہ آنے کی دعوت دی ہے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ یہ دونوں اس سال کے آخر میں امریکہ آسکیں گے۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر فریزر یہاں پہنچ چکے ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ راگست۔ برطانی سفیر لارڈ ہیلی فیکس نے مسٹر روزویلٹ سے ملاقات کی۔ اور ایک بیان میں کہا۔ کہ میں نے مسٹر چرچل کی ماسکو میں بات چیت کا حال اُن کو سنایا۔ ہندوستان کے مسئلے پر گفتگو کا موقع نہیں مل سکا۔ اور اس کے لئے میں چند روز بعد پھر ملاقات کرونگا۔

لنڈن ۲۶ راگست۔ فرانس کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے۔ سینٹ اور چیمبر آف ڈپٹیز کے توڑ دئے جانیکا اعلان موسیو لاوال اور مارشل پیٹان کے دستخطوں سے شائع ہوا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ موجودہ پارلیمنٹری روایات کو قائم رکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔

دہلی ۲۶ راگست۔ کانگرسیوں کی شورش ابھی بعض جگہ جاری ہے۔ مینا پور بہار میں ایک ہجوم نے تھانہ پر حملہ کیا۔ اور تھانیدار کے ساتھ ہی تھانہ کو نذر آتش کر دیا۔ سورت میں ایک سپاہی قتل کر دیا گیا۔ پٹنہ کے قریب ضلع شاہ پور میں ایک جگہ فوج نے ہجوم پر گولی چلائی۔ کہا جاتا ہے کہ ستر آدمی ہلاک ہو گئے بکرم سہسرام۔ دھنباد بارہ وغیرہ میں گولی چلانی پڑی۔ آگرہ میں دیسی ساخت کے دو بم پھٹ گئے ڈھاکہ میں دیسی ساخت کا ایک بم پکڑا گیا۔ ناگپور میں بعض لوگوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی مگر پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔ ڈھاکا میں جیل کے دروازے توڑنے کی کوشش کی گئی۔ ہجوم نے ڈاک خانہ میں خطوط پارسل اور دوسری چیزیں جلا دیں۔ کنڈا اور روہنی کے ڈاک خانے لوٹ لئے گئے۔ سارادان پولیس سٹیشن کے ریکارڈ جلا دئے گئے۔ بیدس میں پوسٹ آفس اور ایک سرکاری مکان جلا کر خاکستر کر دئے گئے۔ ضلع گورکھپور میں بعض سڑکوں پر شام کے سات سے صبح کے پانچ بجے تک ٹریفک بند کر دیا گیا ہے۔ اور احمد آباد میں کئی روز کے بعد پھر فتنہ شروع ہو گیا۔ اور ایک مستقل ہجوم نے رائے پور پوسٹ آفس کو جلانے کی کوشش کی۔ لکھنؤ میں طالبات اور طلباء نے پھر مظاہرے کئے۔ کلکتہ کے جنوبی علاقہ میں بعض لوگوں نے فتنہ انگیزی کی اور پولیس پر پتھر پھینکے۔ بہار کے علاقہ میں بعض جگہ درخت کاٹ کر سڑکوں کو بند کرنے کی کوشش کی گئی۔ گیا اور پورنیا میں بھی ابھی فتنہ موجود ہے۔

بہاولپور ۲۶ راگست۔ دریائے ستلج کا پانی سیلاب کیوجہ سے دو سو مربع میل علاقہ میں پھیل گیا ہے۔ سینکڑوں گاؤں زیر آب ہیں۔ کئی نہروں کے بند ٹوٹ کر سیلاب میں اضافہ کا موجب ہو گئے۔

کراچی ۲۵ راگست۔ سندھ کے وزیر زراعت نے اعلان کیا ہے کہ سیلاب کیوجہ سے اسوقت ۲۵۰۰ مربع میل علاقہ زیر آب ہے۔ تمام فصلیں تباہ ہو گئی ہیں حکومت نے لوگوں کی امداد کیلئے سات لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ دادو ڈسٹرکٹ میں دو قصبات خالی کرائے جا رہے ہیں۔ کیونکہ سیلاب کا پانی زور سے اُس طرف آرہا ہے۔

سٹاک ہالم ۲۵ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ اسوقت سکندریہ میں وشی گورنمنٹ کے جو جنگی جہاز کھڑے ہیں وہ انہیں حکومت ترکی کے پاس فروخت کرنیکے لئے گفت و شنید کر رہی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے کہا ہے کہ وہ اس بارہ میں مداخلت نہیں کریگی۔

لنڈن ۲۵ راگست۔ گذشتہ شب برطانی طیاروں نے بالائی رائن لینڈ میں فوجی ٹھکانوں پر زور کے حملے کئے ہالینڈ میں ریلوں پر بمباری کی گئی اور کئی انجن توڑ پھوڑ دئے گئے۔ سولہ طیارے واپس نہیں آسکے۔ رودبار میں چار جرمن جہازوں پر حملہ کیا گیا۔ ان میں سے ایک غرق ہوا باقی تین کو بھی نقصان پہنچا۔ تمام حملہ آور جہاز اور کشتیاں سلامت رہے۔

لنڈن ۲۵ راگست۔ اتحادی فوجوں نے فرانس میں ڈیپ کے مقام پر جو حملہ کیا تھا۔ اس میں چار ہزار جرمن جن میں ہوا باز بھی شامل ہیں مارے گئے۔

واشنگٹن ۲۵ راگست۔ امریکن گورنمنٹ کا دوسرے سال کا جنگی بجٹ تیار ہو رہا ہے۔ جس کا اندازہ نوے ارب ڈالر یعنی ۲ کھرب ۷۰ ارب روپیہ ہے۔

لاہور ۲۵ راگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے شہر میں موجودہ کھانڈ کے تمام سٹاک پر کنٹرول کر لیا گیا ہے اور تھوک فروشوں کو حکم دیا گیا ہے کہ کنٹرول ریٹ پر پرچون فروشوں اور حلوائیوں وغیرہ کے پاس فروخت کریں۔ تھوک فروشوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے ہدایات کی خلاف ورزی کی تو انکے سٹاک پر قبضہ کر کے کم قیمت پر فروخت کر دیا جائیگا۔

انقرہ ۲۵ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن حکام نے پہلے عمداً یونان میں لوگوں کو فاقہ کشی میں مبتلا کیا۔ اور اب انکو مشورہ دیا ہے کہ جرمن کارخانوں میں جا کر کام کریں۔ ایسے لوگوں کے بچوں کی تعلیم کے مفت انتظام کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ ایک یونانی اخبار کا بیان ہے کہ اسوقت آٹھ ہزار یونانی مرد اور عورتیں جرمن کارخانوں میں کام کیلئے جرمنی پہنچ چکے ہیں۔ اور ابھی اور پہنچ رہے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ صرف ایتھنز کے علاقہ میں روزانہ پانچ پانچ سو لوگ فاقہ سے مرتے ہیں۔

علیگڑھ ۲۶ راگست۔ سر فیروز خاں نون نے مسلم یونیورسٹی کی سٹوڈنٹس یونین کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانی ہند کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دینا چاہیئے یعنی بنگال و آسام (۲) سی پی۔ یوپی و بہار (۳) مدراس (۴) بمبئی (۵) پنجاب۔ بلوچستان۔ سندھ اور صوبہ سرحد یہ تمام اپنی اپنی جگہ خود مختار ہوں لیکن ایک مرکزی حکومت بھی ہو جو باقی آزاد ممالک کے نمائندوں پر مشتمل ہو۔ جو ملک چاہے۔ اس مرکزی حکومت سے علیحدہ بھی ہو سکیگا۔

ماسکو ۲۶ راگست۔ جرمن فوج جو شمال مغرب کیطرف سے سٹالن گراڈ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس نے روسی مورچوں میں ایک اور خطرناک دراڑ ڈالدی ہے۔ دشمن کے ہراول دستے اب شہر سے صرف ۴۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئے ہیں۔ ہوائی جہازوں کی مدد سے جرمن فوجیں روسی مورچوں میں گھس آنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انکے ہوائی جہازوں نے سٹالن گراڈ پر بم برسا کر کئی جگہ آگ لگا دی۔ جنوب مغرب کیطرف سے بھی سٹالن گراڈ کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ڈان کے مشرقی کنارہ پر جرمنوں نے ہوائی چھتریوں کے ذریعہ سے اپنے بہت سے سپاہی اور ٹینک اتار دئے ہیں۔ مشرقی کاکیشیا میں جرمن فوج گروزنی کے تیل کے چشموں کیطرف بڑھ رہی ہے۔ مغربی کاکیشیا میں رُوسی فوجیں کچھ اور پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

اصلی جہاز مارکہ کپڑے

سودیشی

بلحاظ نفاست۔ ملائمیت۔ عمدگی۔ پائیداری میں ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے

کاٹن کریپ لٹھا۔ پاپلین

شرٹنگ خاکی زین۔ ڈرل۔ پگڑی کلاتھ

سفید زین و ڈرل
سمن زین
نیلی زین
سوری زین

دھوتی رنگین و سفید
پردہ کلاتھ

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچہائے:۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔